128877-نفاس والی خاتون غسل کب کرے؟

سوال

میری اہلیہ کے ہاں زچگی کوایک ہفتہ ہوگیا ہے، میں چاہتا ہوں کہ ان کے غسل کرنے کے وقت کے متعلق معلومات لوں؛ کیونکہ ہمارے ہاں ایک رسم ہے کہ مخصوص دن گزرنے پر ہی غسل کرنے دیا جاتا ہے، توکیا یہ صحیح ہے؟ اورکیا اس رسم کا شریعت سے بھی کوئی تعلق ہے؟

پسندیدہ جواب

عورت کے ہاں زچگی ہو تو اس کے بعد جاری ہونے والے خون کو نفاس کہتے ہیں، اور ایسی عورت کو نفاس والی کہا جاتا ہے، چنانچہ نفاس کا خون جاری ہوتے ہی عورت نماز اور روزہ ترک کردے گی اور خاوند بھی جسمانی تعلقات قائم نہیں کرسکتا تا آنکہ نفاس سے پاک ہوجائے یا نفاس کے ایام ختم ہوجائیں جو کہ 40 دن ہوتے ہیں، اس کے بعد غسل کرے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں :
"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحب علم صحابہ کرام اور تابعین سمیت بعد میں آنے والے تمام اہل علم کا اجماع ہے کہ نفاس والی خواتین 40 دن تک نماز ادا نہیں کریں گی، البتہ اگر اس سے پہلے طہر آجائے تو پھر غسل کرکے نماز ادا کریں گی، چنانچہ اگر 40 دن کے بعد بھی خون دیکھے تو اکثر اہل علم کہتے ہیں کہ وہ 40 دن گزرنے کے بعد نماز ترک نہیں کرسکتی۔ یہی موقف اکثر فقہائے کرام کا ہے اور اسی موقف کے امام سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ جمیعاً قائل ہیں۔" ختم شد
"سنن ترمذی" (1/256)

دائمی فتوی کمیٹی کے فتاوی : (5/417) میں ہے :
"اگر نفاس والی عورت 40 دن پورے ہونے سے پہلے پاک ہوجائے تو وہ غسل کرکے نماز پڑھے اور روزے بھی رکھے، اس کا خاوند جسمانی تعلقات بھی بنا سکتا ہے، لیکن اگر 40 دن گزرنے کے بعد بھی خون جاری رہے تو پھر وہ عورت اپنے آپ کو پاک سمجھے؛ کیونکہ علمائے کرام کے 2 اقوال میں سے صحیح ترین قول کے مطابق 40 دن نفاس کی انتہائی مدت ہے، اس کے بعد آنے والا خون استحاضہ کے حکم میں ہوگا، الا کہ اگر نفاس کے فوری بعد حیض کے دن بھی شروع ہوجائے تو پھر وہ حائضہ کے حکم میں ہوگی اور نماز روزہ چھوڑ دے گی، اور اس کے خاوند کے لیے جسمانی تعلقات بنانا بھی حرام ہوگا۔" ختم شد

تو اس سے واضح ہوا کہ نفاس والی خاتون اسی وقت غسل کرے گی جب نفاس کا خون بند ہوجائے اور یہ غسل واجب ہے۔

لیکن اگر کسی علاقے میں یہ بات مشہور ہوجائے کہ نفاس والی خاتون مخصوص دنوں کے بعد ہی غسل کرے، اور اس کا مطلب یہ لیتے ہوں کہ اتنی مدت کے بعد وہ روٹین کی زندگی گزارے اور صاف ستھری ہوجائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن اس پر شرعی احکام اس طرح سے لاگو نہیں ہوں گے جیسے نفاس والی کے متعلق ہوتے ہیں؛ کیونکہ نفاس والی عورت نماز نہیں پڑھتی، نہ ہی خاوند ہم بستری کرسکتا ہے تا آنکہ نفاس سے پاک ہوجائے اور غسل کرلے۔

واللہ اعلم